سوال

(121) نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کے بارے میں تمام احادیث ضعیف یا موضوع ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امید ہے درج ذیل احادیث کے بارے میں راہنمائی فرمائیں گے، کیا یہ صحیح ہیں؟

(من حج ولم یزرنی فقد جفانی)

(مَن زَارَنِي بَعدَ مَوتِي، فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)

من زارنی بالمدینة محتسبًا کنت لہ شفیعًا شہیدًا یوم القیامة

یہ احادیث بعض کتب میں مذکور ہیں جس کی وجہ سے اشکال اور رائے میں یہ اختلاف پیدا ہوا کہ ایک رائے ان احادیث کی تائید میں ہے اور دوسری ان کی تائید میں نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان میں سے پہلی حدیث کو ابن عدی اور دار قطنی نے بطریق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت کیا ہے:

(من حج ولم یزرنی فقد جفانی) (الکامل لابن عدي: 2480 وعنه ابن الجوزي فی الوضوعات: 128'127/2)

''جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔''

یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع یعنی جھوٹی اور من گھڑت ہے، کیونکہ اس کی سند میں محمد بن نعمان بن شبل باھلی ہے، جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی بے حد ضعیف ہیں۔ امام دار قطنی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں طعن نعمان پر نہیں بلکہ ابن نعمان پر ہے۔ اس حدیث کو بزار نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم غفاری ضعیف ہے۔ امام بیہقی نے اسے بطریق حضرت عمر روایت کیا اور فرمایا کہ اس کی سند مجہول ہے۔

دوسری حدیث کو امام دار قطنی نے آل حاطب کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے جو اسے انہی الفاظ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتا ہے (۱) مگر اس روایت میں یہ

آدمی مجہول ہے۔ اسے ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور ابن عدی نے اپنی کامل میں بھی روایت کیا ہے (۲) مگر اس کی سند میں حفص بن داوٗد ہے، جو کہ ضعیف الحدیث ہے۔

(۱) سنن دار قطنی: 278/2، حدیث: 2668

(۲) الکامل لابن عدی: 790/2

تیسری حدیث کو ابن ابی فدیک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے (۳) اس کی سند میں سلیمان بن یزید کعبی بطریق عمر ضعیف ہے۔ نیز اس کی سند میں ایک اور مجہول راوی بھی ہے۔ البتہ ایسی صحیح احادیث بھی ہیں جن میں یہ ہے کہ عبرت، نصیحت اور میت کی خاطر دعا کے لیے (قبرستان کی) زیارت کی جائے، مگر خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے جس قدر بھی روایات ہیں، وہ سب کی سب ضعیف ہیں بلکہ کہا گیا ہے کہ وہ موضوع ہیں۔ جو شخص زیارت قبور یا رسول اللہ ﷺ کی قبر کی شرعی زیارت کی رغبت کرے یعنی یہ زیارت عبرت، نصیحت، میت کے لیے دعا، نبی ﷺ کی ذات گرامی کے لیے درود پڑھنے اور صاحبین کے لیے ترضی (دعا کرنے) پر مشتمل ہو، اس میں شدرحال نہ ہو محض زیارت قبور ہی کے لیے سفر نہ ہو، تو ایسی زیارت مشروع ہے اور اس میں اجر و ثواب کی امید ہے۔

(۳) تاریخ جرجان، ص: 434،784

اگر کوئی شخص شدرحال یا محض زیارت قبور ہی کے لیے سفر اختیار کرے تو یہ جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود یہ ارشادِ فرمایا ہے:

(لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّاإِلَی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَی)((صحیح البخاری فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینہ حدیث 1189 و صحیح مسلم الحج باب فضل المساجد الثلاثۃ حدیث 1397 واللفظ لہ)

تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد کیلیئے شدرحال نہ کیا جائے (1) میری یہ مسجد (2) مسجد حرام اور (3) مسجد اقصیٰ۔''

نیز آپ نے فرمایا:

(«لاتتخذوا قبري عيداً، ولا تجعلوا بيوتكم قبوراً، وحيثما كنتم فصلّوا علّي فإنّ صلاتكم تبلغني)(سنن ابی داود المناسک باب وزیارۃ القبور حدیث 2042 ومسند احمد 367/2 واللفظ لہ)

''میر قبر کو میلہ اور اپنے گھروں کو قبریں بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر دورد پڑھنا تمہار دورد مجھے پہنچایا جائے گا۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص115

محدث فتویٰ